جی ایس ٹی اصلاحات: آندھرا پردیش کی ترقی اور مسابقت کو بڑھانا

کلیدی ٹیک ویز

- نو ساحلی اضلاع میں 14.5 لاکھ روزی روٹی کے ساتھ ماہی پروری کو فروغ ملتا ہے، کیونکہ گیئر اور ان پٹ پر جی ایس ٹی کٹوتی مچھلی کی پیداوار اور برآمدات میں آندھرا کے کردار کو مضبوط بنانے میں مدد کرتی ہے۔
- 24 لاکھ کسانوں کے لیے ڈیری سپورٹ، دودھ اور پنیر ٹیکس فری اور گھی، مکھن اور آئس کریم 5-7 فیصد سستی۔
- اننت پور، چتور، نیلور اور وشاکھاپٹنم میں کاریں، بائیک اور آٹوز تقریباً 8 فیصد سستے ہونے سے آٹوموبائل کو فروغ۔
- 250 سے زائد ادویہ یونٹس اور 100 سے زائد ڈیوائس بنانے والوں کے ساتھ فارما اور میڈ ٹیک ریلیف، صحت کی دیکھ بھال کی لاگت 7-13 فیصد کم اور 80 سے زائد ممالک کو برآمدات بڑھ رہی ہیں۔

تعارف

وشاکھاپٹنم کے ماہی گیری کے بندرگاہوں اور اننت پور اور چتور کے آٹو ہب سے لے کر اراکو وادی کے کافی کے باغات اور کونڈاپلی اور ایتیکوپکا کے دستکاری کے جھرمٹ تک - آندھرا پردیش کی معیشت روایتی معاش اور جدید صنعت کے انوکھے امتزاج کی عکاسی کرتی ہے۔ حالیہ جی ایس ٹی کی شرح کو معقول بنانے سے اس اسپیکٹرم میں وسیع البنیاد ریلیف ملتا ہے۔

ٹیکس کی کم شرح صارفین کے لیے لاگت کو کم کرے گی، ایم ایس ایم ایز کیلئے ورکنگ کیپیٹل کو آسان بنائے گی اور برآمد کنندگان کے لیے مارکیٹ کی مسابقت کو بڑھادے گی۔ اس کا اثر ماہی گیری، ڈیری، آٹوموبائل، دواسازی، طبی آلات، قابل تجدید توانائی، دستکاری اور روزمرہ کی ضروریات پر نظر آئے گا۔ گھریلو اور صنعتوں دونوں تک پہنچنے سے اصلاحات سے لاکھوں لوگوں کی روزی روٹی کو سہارا دینے، زندگی گزارنے کی لاگت کو کم کرنے اور دیہی اور شہری آندھرا پردیش میں ترقی کے نئے مواقع کے پیدا ہونے کی توقع ہے۔

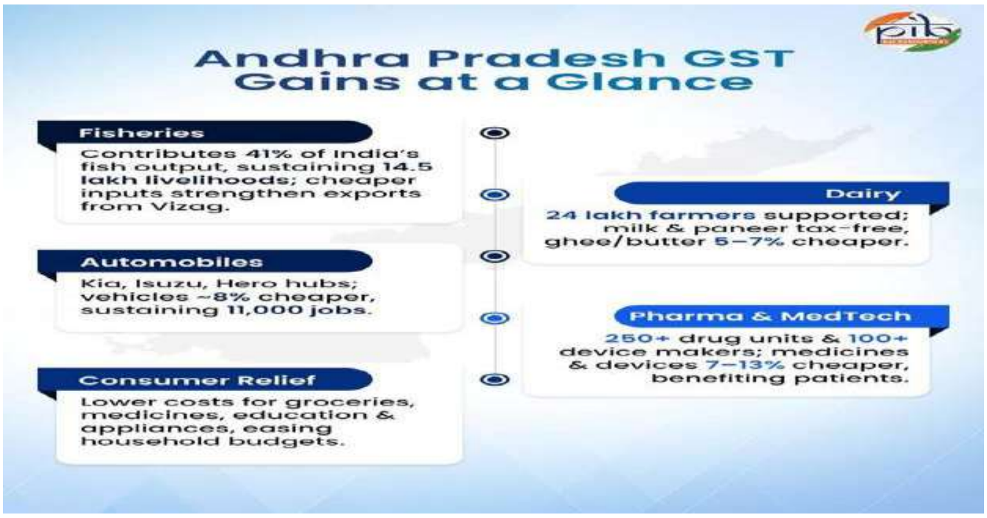

ماہی گیری اور ساحلی معیشت

آندھرا پردیش نے 2022-23 میں ہندوستان کی مچھلی کی پیداوار میں 41 فیصد اپنا حصہ ڈالا اور ریاست کے جی ایس ڈی پی میں اس شعبے کا حصہ 7.4 فیصد ہے۔ مشرقی گوداوری، مغربی گوداوری، گنٹور، کرشنا، نیلور، پرکاشم، سریکاکولم، وشاکھاپٹنم اور وجیانگرم جیسے نو ساحلی اضلاع میں پھیلے ہوئے یہ تقریباً 14.5 لاکھ لوگوں کو برقرار رکھتا ہے، جن میں بڑی تعداد میں خواتین صفائی، پروسیسنگ اور کوآپریٹو میں مصروف ہیں۔

مچھلی کے تیل، عرق، ڈبہ بند مصنوعات، مچھلی پکڑنے کے آلات، ڈیزل انجن، پمپس، ایریٹرز اور کلیدی کیمیکلز پر جی ایس ٹی کو 12/18 فیصد سے کم کرکے 5 فیصد کرنے کے ساتھ ان پٹ لاگت میں کمی آئے گی، چھوٹے پروسیسرز اور روایتی ماہی گیری برادریوں پر بوجھ کم ہوگا۔ آندھرا پردیش ہندوستان کی سمندری غذا کی برآمدات میں 30 فیصد سے زیادہ حصہ ڈالتا ہے، جو بنیادی طور پر وشاکھاپٹنم بندرگاہ سے امریکہ (34.5 فیصد)، چین (25.3 فیصد)، یوروپی یونین، جنوب مشرقی ایشیا اور مشرق وسطیٰ جیسی منڈیوں میں بھیجی جاتی ہے۔ یہ اصلاحات سستی کو بہتر بنائیں گی، عالمی تجارت میں مسابقت کو فروغ دیں گی، اور ریاست کی ساحلی پٹی کے ساتھ ذریعہ معاش کو مضبوط بنائیں گی۔

ڈیری

دودھ کی پیداوار میں قومی سطح پر چوتھے نمبر پر رہنے والی ریاست 24 لاکھ کسانوں کی مدد کرتی ہے، بڑے برانڈز جیسے ہیریٹیج اور وجیا اینکر کلیکشن، چِلنگ، پروسیسنگ اور ریٹیل نیٹ ورک ریاست بھر میں جن میں سے زیادہ تر سیلف ہیلپ گروپوں (ایس ایچ جیز) اور کوآپریٹو میں خواتین ہیں۔

یو ایچ ٹی دودھ اور پنیر پر جی ایس ٹی 5 فیصد سے کم کرکے 0 فیصد، گھی اور مکھن پر 12 فیصد سے 5 فیصد اور آئس کریم پر 18 فیصد سے 5 فیصد کرنے کے ساتھ پراسیس شدہ ڈیری مصنوعات اب 5-7 فیصد سستی ہیں۔ اس سے گھریلو اخراجات کم ہوں گے، تہوار کے موسم

کی طلب میں اضافہ ہو گا، اور کرشنا، سریکاکولم، مغربی گوداوری، مشرقی گوداوری، گنٹور، چتور اور وجیانگرم جیسے اضلاع میں ڈیری کسانوں اور ایس ایچ جی کی زیر قیادت کوآپریٹو کے لیے آمدنی کے مواقع مضبوط ہوں گے۔

آندھرا کی ڈیری مارکیٹ - جس کی مالیت 2024 میں 713.9 روپے بلین ہے، 2033 تک تقریباً دوگنا ہونے کا امکان ہے، جس سے یہ ٹیکس کٹوتیاں خاص طور پر تیزی سے پھیلتے ہوئے شعبے کے لیے بروقت ہوں گی۔

آٹوموبائل اور آٹو پارٹس

آندھرا پردیش ایک اہم آٹو ہب کے طور پر ابھرا ہے، جس میں کیا، ایسوزو، ہیرو اور اشوکا لی لینڈ کے بڑے پلانٹس کے ساتھ ساتھ اننت پور، چتور، وشاکھاپٹنم اور نیلور جیسے اضلاع میں 100 سے زیادہ آٹو کمپونٹ ایم ایس ایم ایز ہیں۔ یہ شعبہ 11,000 سے زیادہ لوگوں کو ملازمت دیتا ہے (تقریباً 4,000 براہ راست اور 7,000 بالواسطہ ملازمتیں) جس میں ہنر مند تکنیکی ماہرین، آئی ٹی آئی ڈپلومہ ہولڈرز اور انجینئرز شامل ہیں۔

تین پہیوں، چھوٹی کاروں اور موٹر سائیکلوں (350 سی سی انجن کی گنجائش تک) پر جی ایس ٹی کو 28 فیصد سے کم کر کے 18 فیصد کرنے کے ساتھ اور تمام آٹو پارٹس، گاڑیوں اور اسپیئرز پر یکساں 18 فیصد شرح سے لاگو ہونے سے اب تقریباً 8 فیصد سستی ہو گئی ہے۔ یہ صارفین کے لیے سستی کو آسان بناتا ہے، او ای ایم ایس کے لیے کام کرنے والے سرمائے کے دباؤ کو کم کرتا ہے، اور یوروپ، امریکہ اور جنوبی کوریا کو آندھرا کی آٹو برآمدات کی مسابقت کو مضبوط کرتا ہے۔

فارما اور لائف سائنسز

ریاست میں اناکاپلی، وشاکھاپٹنم، اچیوتاپورم، نائیڈوپیٹھا اور پیڈی بھیم وام میں 250 سے زیادہ بلک ڈرگ اور اے پی آئی یونٹس کا ہے، جس میں 38 ڈبلیو ایچ او سے منظور شدہ اور 20 یو ایس ایف ڈی اے سے منظور شدہ سہولیات شامل ہیں۔ یہ شعبہ 89,000 سے زیادہ اعلیٰ ہنر مند کارکنوں کو ملازمت دیتا ہے، آر اینڈ ڈی اور مینوفیکچر دونوں کو سپورٹ کرتے ہیں۔

کینسر کی 30 ادویات پر جی ایس ٹی 12 فیصد سے صفر کر دیا گیا ہے، اور ذاتی استعمال کی ادویات پر 12 فیصد سے 5 فیصد کر دیا گیا ہے، جو پورے ہندوستان میں صحت کی دیکھ بھال کو مزید سستی بناتا ہے۔ عالمی کمپنیاں جیسے آربندو فارما، ڈاکٹر ریڈیز، جی ایس کے لیوپن اور بائیوکون ریاست میں کام کرتی ہیں، جبکہ برآمدات امریکہ (52 فیصد)، جنوبی افریقہ اور چین کی قیادت میں، فارما پاور ہاؤس کے طور پر آندھرا کے کردار کو تقویت دیتی ہیں۔ ٹیکس میں کٹوتیاں مریضوں کے لیے رسائی کو بہتر بنانے اور عالمی منڈیوں میں آندھرا کے لائف سائنس سیکٹر کی مسابقت کو مضبوط کرنے کے لیے کرتی ہیں۔

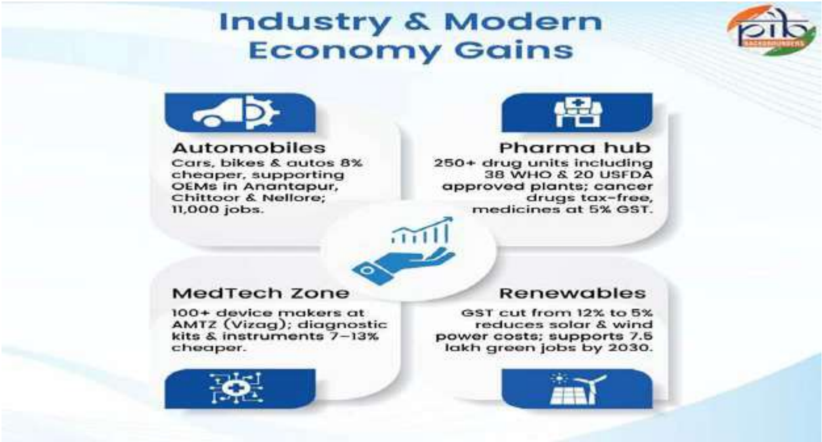

طبی آلات

آندھرا پردیش کے وشاکھاپٹنم میں اے پی میڈٹیک زون (اے ایم ٹی زیڈ) واقع ہے، جس میں 100 سے زیادہ مینوفیکچرنگ یونٹس ہیں جو طبی آلات، تشخیصی اور صحت کی دیکھ بھال کی ٹیکنالوجیز تیار کرتے ہیں۔ یہ شعبہ آر اینڈ ڈی، کوالٹی ایشورنس اور شاپ فلور رولز میں اعلیٰ ہنر مند روزگار پیدا کرتا ہے، جبکہ پورے ہندوستان میں مریضوں کی ایک وسیع بنیاد کی خدمت کرتا ہے۔

تھرمامیٹر اور میڈیکل اپریٹس جیسے آلات پر جی ایس ٹی کو 18 فیصد سے کم کرکے 5 فیصد کرنے کے ساتھ اور جراحی کے آلات، تشخیصی کٹس اور ریجنٹس پر 12 فیصد سے 5 فیصد تک لاگت اب 7-13 فیصد کم ہیں۔ یہ صحت کی دیکھ بھال کو گھریلو مریضوں کے لیے زیادہ سستی اور قابل رسائی بناتا ہے، جبکہ 80 سے زیادہ ممالک میں آندھرا پردیش کی برآمدات کو مضبوط بناتا ہے، جسے عالمی سرٹیفکیشن جیسے کہ سی ای، یو ایس ایف ڈی اے مارکنگ اور آئی ایس او کی حمایت حاصل ہے۔

قابل تجدید توانائی

2014 اور 2024 کے درمیان صلاحیت میں سات گنا سے زیادہ اضافے کے ساتھ کرنول، کڑپہ اور انت پور کے کلسٹروں نے ریاست کو قابل تجدید توانائی کو اپنانے میں سب سے آگے کا مقام دیا ہے۔ اس کی 167 گیگاواٹ صلاحیت میں سے صرف 5.6 فیصد کو اب تک استعمال کیا گیا ہے، جس سے توسیع کے لیے اہم گنجائش باقی رہ گئی ہے۔

قابل تجدید توانائی کے آلات، سولر ہیٹر، کوکر اور فیول سیل گاڑیوں پر جی ایس ٹی کو 12 فیصد سے کم کرکے 5 فیصد کرنے کے ساتھ، پروجیکٹ کی لاگت میں کمی متوقع ہے۔ مثال کے طور پر شمسی توانائی کے پروجیکٹوں کے لیے بجلی کی پیداوار کی لاگت تقریباً 10 پیسے فی یونٹ اور ہوا کے پروجیکٹوں کے لیے 15-17 پیسے فی یونٹ کم ہو سکتی ہے، جو قابل تجدید توانائی کو زیادہ قابل عمل، سستی اور وسیع تر دیہی اور شہری استعمال کے لیے پرکشش بناتی ہے۔ اس سے 2030 تک 7.5 لاکھ گرین جاب پیدا کرنے کے ریاست کے ہدف کو بھی تقویت ملتی ہے۔

دستکاری اور جی آئی مصنوعات

اراکو کافی

الوری سیتارامار اجو، وشاکھاپٹنم اور مشرقی گوداوری اضلاع میں تقریباً 1.5 لاکھ قبائلی کسانوں کی طرف سے کاشت کی گئی اس جی آئی-ٹیگ والی عربیکا کافی نے بلیوٹوکائی جیسے خاص برانڈز کے ذریعے ایک مضبوط گھریلو موجودگی قائم کی ہے، جبکہ سویڈن، متحدہ عرب امارات، اٹلی اور سوئٹزرلینڈ کی برآمداتی منڈیوں تک بھی رسائی حاصل کی ہے۔ جی ایس ٹی کو 18 فیصد سے گھٹا کر 5 فیصد کرنے کے ساتھ، خوردہ قیمتوں میں کمی کی توقع ہے، جس سے کسانوں کے لیے بہتر قیمت کی وصولی کو یقینی بنایا جائے گا اور ویلیو چین کو مضبوط کیا جائے گا۔

ایٹیکوپاکا اور کونڈاپلی کھلونے

اناکاپلی اور این ٹی آر اضلاع میں کھلونا بنانے کے روایتی کلسٹرز ہزاروں کاٹیج کاریگروں کو روزگار مہیا کراتے ہیں۔ جی آئی ٹیگز کے ساتھ (2006 میں کونڈاپلی اور 2017 میں ایٹیکوپاکا میں) ان کھلونوں کو ثقافتی اور آرائشی اشیاء کے طور پر فروخت کیا جاتا ہے اور خاص طور پر ہندوستانی تارکین وطن میں ایک خاص برآمدی منڈی بھی ملتی ہے۔ جی ایس ٹی کو 12 فیصد سے کم کرکے 5 فیصد کرنے کے ساتھ، کھلونے اب 6-7 فیصد سستے ہیں جو کہ نوراتری- گولو جیسے تہواروں کے دوران سستی اور برآمداتی مسابقت کو بڑھاتے ہیں۔

چمڑے کی کٹھ پتلی

اننت پور، گنٹور اور نیلور میں مراٹھی بالیجا کمیونٹی کے ذریعہ مشق کی گئی اس موروثی دستکاری کو 2008 سے جی آئی ٹیگ کیا گیا ہے۔ روایتی طور پر موسمی، مندر کی تقریبات اور تہواروں کے ساتھ منسلک کاریگر اب سال بھر کی آمدنی کے لیے چراغوں کے شیڈوں، دیواروں پر لٹکانے اور یادگاروں کو بنانے میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ ان مصنوعات پر جی ایس ٹی کو 12 فیصد سے کم کرکے 5 فیصد کرنے کے ساتھ، تیار شدہ ٹکڑے تقریباً 6 فیصد سستے ہو چکے ہیں، دستکاری میلوں اور امپوریا کی فروخت کے ذریعے کاریگروں کی آمدنی کو تقویت دیتے ہیں۔

پتھر کی نقاشی

درگی کلسٹر (گنٹور)، 2017 میں جی آئی ٹیگ کیا گیا، وشوبرہمن کاریگروں کے 50 سے کم مجسمہ ساز خاندان ہیں۔

دریں اثنا، 2018 میں جی آئی ٹیگ کردہ آلاگڈا کلسٹر (نندیال)، موروثی شلپی اور وشوکرما خاندانوں کے 1,000 سے زیادہ کاریگروں کو ملازمت دیتا ہے۔ مصنوعات میں مندر کی مورتیاں، گھریلو سجاوٹ اور جمع کرنے والے فن پارے شامل ہیں، جن کو امریکہ، چین اور سری لنکا کو برآمدات شامل ہیں جس میں پٹسبرگ میں سری وینکٹیشور مندر جیسے قابل ذکر خریدار ہیں۔ ان مصنوعات پر جی ایس ٹی کو 12 فیصد سے کم کرکے 5 فیصد کرنے کے ساتھ قیمتیں اب تقریباً 6 فیصد کم ہو گئی ہیں، جس سے گھریلو مندر کی طلب میں مدد ملتی ہے اور مخصوص برآمداتی منڈیوں میں توسیع ہوتی ہے۔

خلاصہ کلام

جی ایس ٹی اصلاحات سے ساحلی ماہی گیری کے خاندانوں، ڈیری کسانوں، آٹو ورکرز، فارما اور میڈٹیک کے پیشہ ور افراد، قابل تجدید توانائی کے تکنیکی ماہرین، کاریگروں اور متوسط طبقے کے گھرانوں کی زندگیوں کو متاثر کرتے ہوئے پورے آندھرا پردیش میں وسیع پیمانے پر راحت ملنے کی امید ہے۔ دودھ، ادویات، صابن، نوٹ بک اور ٹو وہیلر گاڑیوں جیسی روزمرہ کی ضروریات زیادہ سستی ہونے کی امید ہے، جب کہ اسٹریٹیجک شعبوں جیسے آٹوموبائل، فارماسیوٹیکل، قابل تجدید ذرائع اور دستکاری کے نئے مسابقت حاصل کرنے کی امید ہے۔

ان تبدیلیوں سے لاگت کو کم کرنے، طلب میں اضافے اور برآمداتی صلاحیت کو مضبوط بنانے کی توقع ہے، جس سے گھرانوں پر بوجھ کو کم کرتے ہوئے متنوع معاش کو برقرار رکھنے میں مدد ملے گی۔ آندھرا پردیش اب روایتی طاقتوں اور جدید صنعتوں دونوں کے ایک متحرک مرکز کے طور پر اپنی جگہ کو مستحکم کرنے کے لیے کھڑا ہے، جو آتم نربھر بھارت اور وکست بھارت 2047 کے ویژن کے مطابق ہوگا۔

****

PIB Headquarters

GST Reforms: Boosting Growth and Competitiveness for Andhra Pradesh

(Release ID: 2173026)

ش ح۔ظ ا-ج

UR No. 6822